

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعلیمات امام بانی

ترتیب

محمد کریم سلطان

خادم جامعہ ریاض العلوم فیصل آباد

ملنے کا پتہ

جامعہ ریاض العلوم پیپلز کالونی ڈی بلاک
فیصل آباد، پاکستان

یولفس ڈسٹرکٹ سبوانہ بازار فیصل آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعلیمات امام ابانی

ترتیب

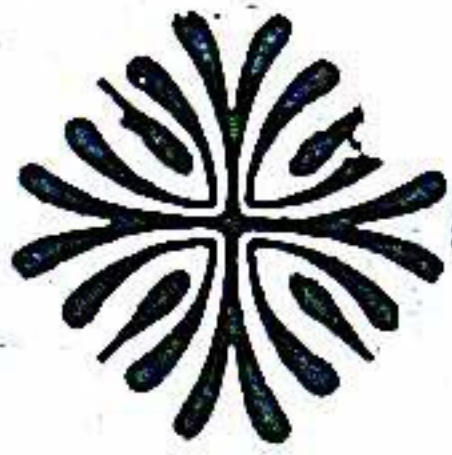
محمد کریم سلطان

خادم جامعہ ریاض العلوم فیصل آباد

ملنے کا پتہ

جامعہ ریاض العلوم پیپلز کالونی ڈی بلاک
فیصل آباد۔ پاکستان

نام کتاب _____ تعلیمات امام ربّانی
مرتب _____ محمد کریم سلطانی
کتابت _____ یونس دفتر کتابت فیصل آباد
سن طباعت _____ ۱۹۸۶ ع
پروف ریڈنگ _____ محمد اسلم شہزاد
بار دوم ۱۰۰۰ ہزار



پبلشر: جامعہ ریاض العلوم پبلیشر کالونی فیصل آباد پاکستان

فہرست

- ۱۔ نذرانہ عقیدت _____ ۲
- ۲۔ عرض مرتب _____ ۱۱
- ۳۔ اشعار مبارکہ _____ ۱۲
- ۴۔ ابتدائیہ _____ ۱۴
- ۵۔ نفاح _____ ۱۶
- ۶۔ پینہرگاری _____ ۲۴
- ۷۔ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع _____ ۲۲
- ۸۔ وضو _____ ۲۶
- ۹۔ اذان _____ ۲۸
- ۱۰۔ نماز _____ ۳۰
- ۱۱۔ نماز کی تکمیل _____ ۳۵
- ۱۲۔ رمضان المبارک _____ ۳۴
- ۱۳۔ توبہ _____ ۳۹
- ۱۴۔ ذکر الہی _____ ۴۱
- ۱۵۔ فضائل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ _____ ۴۴
- ۱۶۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم _____ ۴۹
- ۱۷۔ رفیق _____ نومی اختیار کرنا _____ ۵۱
- ۱۸۔ حفاظت ایمان _____ ۵۲
- ۱۹۔ محاسبہ _____ ۵۹

حکیم نور محمدی کی نذرناہ عقیدت

حکیم نور محمدی کی نذرناہ عقیدت
مجدد الف ثانی، رازدارِ رازِ امیسانی

مجدد الف ثانی، رازدارِ رازِ امیسانی
مریدِ سرورِ عالم، مرادِ ذاتِ سبحانی

فنائے ذاتِ صمدانی، بقائے ملکِ عرفانی
کمالِ خواجہِ یثرب، امینِ فضلِ رحمانی

امیرِ الاولیاء و اقطیاء و صوفیاء ہیں وہ
شرفِ ان سے مشرف ہے فیضِ خاصِ ربّانی

امامت بھی ملی ان کو ولایت بھی نیابت بھی
وہی محبوبِ احمد ہیں وہی مطلوبِ سبحانی

سرفِ دوم اس شان سے ان کو کیا پیدا
کہ ظلمتِ خانہ ہستی کا زہرہ ہو گیا پانی

انہی کے فیضِ روشن نے کیا روشن زمانے کو
مٹائی کفر کی ظلمت، دکھائی راہِ امیسانی

وہ نور الدین اور اکبر کہ جن کے نام کو بسن کر
سلاطینِ جہاں کی خود بخود جھکتی تھی پیشانی!

وہ دورِ شرک و ظلمت نورِ حضرت ہے ہوا روشن
بہ فیضانِ خداوندی بہ استمدادِ روحِ حسانی

او امر اور نواہی ہو گئے پھر سرسبز باری
ہوئے شاہ و گداسب پائے بند حکم بزدانی

زہے وہ عہد جس میں آپ کا سورج چمکتا ہے
خوشا وہ دور جس میں آپ کے جلووں کی تابانی



یہ فیضِ رحمتِ عالم چڑھے اعلیٰ مدارج پر !
طریقیت میں معارف میں ہوئے نقاشِ لاثانی

طریقیت اور شریعت کی حدودِ قاصدہ توڑیں
طریقیت پر شریعت کی لگائی مہرِ نورانی

ہوئی خلتِ عطا ان کو ملی محبوبیت ان کو !
فضائل میں مراتب میں نہیں ان کا کوئی شان

طریقیت کے شریعت کے حقائق آشنا تھے وہ
متقن تھے معارف کے کہ تھے قیومِ ربّانی !

عطا صورت ہوئی ایسی کہ تھے اک جلوۂ رحمت
ملی سیرت انہیں ایسی کہ تھے اک سیرِ روحانی

حقیقت میں بفقواتے حدیثِ سرورِ عالم
صلہ تقدرِ عالم کا بنے قیومِ ربّانی !

بشاراتِ نبی سے آپ کی فرزندیت ثابت
بیاناتِ نبی سے آپ کی تطہیرِ روحانی

محی السنۃ والدین، حقائق میں، معارفِ گہر
شریعت کی حقیقت آپ سے نورِ شیدِ نورانی

کوئی منزل نہیں ایسی کہ جس کو بٹے نہ فرمایا
کوئی جاوہ نہیں ایسا کہ جس پر کی نہ جولانی

دلالت کو، طریقت کو، حقیقت کو، تصوف کو
کیا منزل بہ منزل آشنائے نصِّ شِرائی

کمالِ فردِ نازِ بے نیازی سے نہ ٹکرایا !
شہودِ شاہد و مشہودان کا نورِ روحانی

شرف ان کو ملا ایسا دلالت اور کرامت میں
ہوتے وہ غوثِ صمدانی بہ فیضِ غوثِ جیلانی

بہ فیضِ خواجہ باقی بقا باللہ قنانی الشہد !
فرغِ عالمِ باقی فرغِ عالمِ قنانی

ہوتے جاتے نشیں حضرت بہاؤ الدین محمد کے
کہ جن کی خاکِ پاہے سُرْمہٗ چشمِ سلمانی !

خوشا وہ دل کہ جو ہے آپ کے جلوؤں کا آئینہ
زہے وہ بختِ بل جاتے جسے اس در کی دربانی

بدہ ساتی مئے باقی پلا وہ ساغرِ عرفان
لکھوں اک مطلعِ عالی کہ ہوا کبیرِ روحانی

امامِ اہلِ ہر و عالی لقب، محبوبِ سُبْحانی
حجرتِ اَلْفِ ثانی، تاجدارِ مَلکِ عَرَفانی

وہ جن کے نام نامی سے منورِ سینۃ گیتی !

وہ جن کے نورِ باطن سے مچلی بختِ انسانی

وہ جن کے نام سے قطرے گہرِ ذرّے مِتاباں

وہ جن کی روشنی ہے روشنیِ نورِ لافانی

وہ جن سے بھر گئے ارض و سما پر نورِ جلووں سے

وہ جن سے ہو گئے کون و مکان گلزارِ رضوانی

وہ جن کے نور سے پر نورِ ظلمتِ خانۂ ہستی

وہ جن کے نام نامی سے بُتانِ سنگدل پانی

وہ جن کے نقشِ پا کو چوم کر ذرّے چمکتے ہیں

وہ جن کے نام لیوا ہو گئے اقطابِ ربّانی !

وہ جن کا سلسلہ جاری ہے اب تک بھی زمانے میں

وہ جن کا نام نامی آج تک ہے حرزِ ایمانی

وہ جن کے نور سے ہیں خانقاہیں آج بھی روشن !

وہ جن کے ذکر سے بڑھتا ہے ذوقِ شوقِ رُحانی

وہ اک آئینہ ہیں گویا مکالاتِ نبوت کا

وہ اک احسان ہیں منجملۂ احسانِ ربّانی !!

ہوتے ہیں آپ پرِ فطرتِ سرکارِ بطحا پر

کیا ہے سائے عالم کو غرقِ بحرِ عرفانی

تصانیف گرامی آپ کی الہام ربّی ہیں
مکاتیب گرامی آپ کے تفسیر قرآنی

جگایا آپ نے پھر سنت سرکار طیبہ کو
بڑھائی آپ نے پھر چہرہ ایمان کی تابانی

جہاں کا ذرہ ذرہ آپ کے جلووں سے روشن ہے
بشر کیسے ملائک تک گیا ہے فیض روحانی

فقیر بے نواتھے وہ مگر یہ زورِ امیاں تھا
چلایا ہمت میں پھر سکّہء احکام و شرآنی

حی السنّة والدین مجدّد حاملِ رحمت
محرّصطفیٰ کے جانشین تلمیذِ رحمانی

یہ مہر و ماہ دو نقطے ہیں انکے نورِ کامل کے
زمین سے آسماں تک انکے جلووں کی درخشانی

مجالِ دم زدن کس کو ہے ان کی ذاتِ اطہریں
نسب میں ہیں وہ فاروقی حیا میں ہیں وہ عثمانی

ابوبکر و علی کی نسبتِ کامل کے منظر میں
مقامِ حبِ احمد میں نہیں ان کا کوئی ثانی!

امام اولیاءُ القیاء ہیں شمس سر سہندی
سلاسل ختم ہیں ان پر کہ ہیں تلمیذِ رحمانی

قنائے کامل و اکمل ملی ہے حبِ احمد سے
کوئی منزل نہیں باقی کہ جس پر کی نہ جولانی!

حریم ذاتِ اقدس تک مقامِ لائعین تک
کوئی دیکھے تو ہیں ان کے نشاناتِ حسین رانی

وہ کیا پیدا ہوتے دل ہل گیا اصنامِ باطل کا
وہ کیا ظاہر ہوتے ظاہر ہوتے انوارِ ربّانی

سعید خاندانِ رحمت محمد صادق کامل
ہوتے ہیں آپ کی اولاد میں سب ماہِ نورانی

جہاں میں خواجہ معصوم سا جائے نشیں چھوڑا
وہ خواجہ عروۃ الوثقیٰ نہیں جن کا کوئی ثانی

وہ دانائے طریقت صاحبِ دل خواجہ عیسیٰ
کہ جن کے نام کی نسبت امینِ فضلِ رحمانی

جو مقبولِ مجدد ہے وہ مقبولِ محمد ہے

جو مقبولِ محمد ہے وہ مقبولِ سبحانی

سلاسل آپ کے چھائے کہ چھایا سایہِ رحمت
طریقہ آپ کا پھیلے کہ پھیلی شرعِ بزدانی

کھلائے غنچہ و گل سیکڑوں باغِ طریقت میں
بنائے سیکڑوں ابدال اور اقطابِ لاثانی !

ہزاروں اولیاءِ البتہ دامن ہوتے ان کے
زمین و آسمان حلقہِ گوشِ فیضِ روحانی

ہوا شہرہ طریقی نقشبندی کا زمانے میں !
جہاں سے ہو گیا کافر کیسیر کیبِ نفسانی

فقیر و شاہ سب کے سب ہوتے داخل طریقے میں
نہ ایرانی رہے باقی نہ تورانی نہ افغانی

کوئی تفصیل کیا لکھے بھلا ان کے مدارج کی

ملائک سر بکیرت ہیں رہے یہ نورانی

وہ قیومِ زماں وہ قطبِ دوراں شمسِ سر سندی

وہ سرتاجِ شہنشاہاں وہ شاہِ ملکِ عرفانی

وہ جنکی ذات سے کل مشکلیں آسان ہوتی ہیں

وہ جنکے نام سے ہر شکلِ مشکلِ فضلِ رحمانی

انہی کا واسطہ لایا ہوں دربارِ رسالت میں

انہی کا نام لیتا ہوں پے اکرامِ رحمانی

الہِ العالمین جب تک فلک پر چاند تارے ہوں

رہے چلتا زمین پر کدّہ قیومِ ربّانی

بجانِ درودِ دلِ دانشِ انہی کا نام لیا ہے

نہیں آتا اسے کچھ بھی بجز ذوقِ ثنا خوانی

بما بختنا جرداً اور انرا جامِ معرفتِ ربّی

بما نامِ شاہِ سر ہندی و شاہِ ملکِ عرفانی



عشق مرتبت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

محبوبے سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ
احمد سرہندی فاروقی قدس اللہ سرہ کے چند ارشادات
گرامی اس امید پر شائع کئے جا رہے کہ شاید کوئی پڑھنے والا
ان کو پڑھ کر صراطِ مستقیم پر آجائے اور میری بخشش کا ذریعہ
بن جائے۔

وما توفیقی الا باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

العلی العظیم

محمد کریم سلطانانی

خادم جامعہ ریاض العلوم

پبلیز کالونی نمبر ۱ ڈی بلاک

فیصل آباد

محبوب سبحانی قطب تائبی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قادری قدس اللہ سرہ

اشعار مبارکہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر روز باشی صائم ہر لیل باشی قائم
در ذکر باشی دائم مشغول شودر ذکر ہو

گر عیش خواہی جاوداں عزت بخواہی جہاں
ایں ذکر ہو ہر آن بخوان مشغول شودر ذکر ہو

سوئے ندارد و خفتت تا چار باید رفتت
در گوزتہا ماندنت مشغول شودر ذکر ہو

ہو ہو بزرگش ساز کن نام خدا آغاز کن
قفلے ز سینہ باز کن مشغول شودر ذکر ہو

علمی بخوانی با عمل فردانہ باشی تا خجل
در پیش قادر لم یزل مشغول شودر ذکر ہو

ہر دم خدا را یاد کن دلہائے غمگین نسا دکن
بلبل صفت فریاد کن مشغول شودر ذکر ہو

مسکین احمد مرد شو در جملہ عالم فرد شو
در راہ حق چوں گرد شو مشغول شودر ذکر ہو



الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

فرزند عزیز!

فرصت غنیمت ہے چاہیے کہ بے فائدہ کاموں میں صرف

نہ ہو بلکہ فرصت کے سارے اوقات حق جل و علا کی خوشنودی کے کاموں

میں صرف ہونے چاہئیں۔ نماز پنجگانہ جمعیت و جماعت اور تعدیل ارکان

کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ اور نماز تہجد کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور سحری

کے استغفار کو بھی رائگاں نہ چھوڑیں اور خوابِ نرگوش سے لذت گیر نہ ہوں

اور فانی لذتوں پر بھی فریفتہ نہ ہوں۔ اور موت اور احوالِ آخرت کی یاد اپنا

نصبُ العین بنائیں۔ مختصر یہ کہ دنیا سے روگرداں اور آخرت کی طرف متوجہ

رہیں اور دنیا میں بقدر ضرورت مشغول ہوں اور سارے اوقات تیاریِ آخرت کے کاموں

سے آباد رکھیں حاصلِ کلام یہ کہ دل ماسوا کی گرفتاری سے آزاد ہونا چاہیے اور تلامہ احکام

شرعیہ سے مزین و آراستہ رہنا چاہیے۔

کارا میں است وغیرا میں ہمہ بیچ لے

اپنے دل کو محفوظ رکھا جائے اور یہ سلامتی اس وقت میسر آتی ہے جب کہ غیر حق تعالیٰ کا دل پر گزر نہ رہے۔ غیر حق کا دل پر نہ گزرنا غیر حق کے نسیان اور بھول جانے پر مبنی ہے۔ لہ

④ خدا تعالیٰ کی کتنی بڑی نعمت ہے کہ بندہ ایمان اور نیکی میں اپنے جوانی کے سیاہ بال سفید کر لے حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں وارد ہے۔

من شباب شبیبة فی الاسلام غفر لہ

جو شخص اسلام کی پابندی میں بوڑھا ہوا۔ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ جانب امید کو ترجیح دیں اور مغفرت کا ظن غالب رکھیں۔ کیونکہ جوانی میں خوف زیادہ درکار ہے اور بڑھاپے میں رجاء اور امید کا غلبہ زیادہ ہونا چاہئے لہ

⑤ جو نصیحت محبوں اور مخلصوں کو کی جاتی ہے سب کی سب یہی ہے کہ مکمل طور پر پوری توجہ اور رجوع جناب قدس خداوندی عز شانہ کی طرف میسر آنا چاہئے اور غیر حق سے اعراض حاصل ہونا چاہئے۔

کاراں است غیراں ہمہ بیج

کرنیکا کام یہی ہے اس کے سوا سب بیج لہ

⑨ اے فرزند آج جبکہ فرصت کا وقت ہے اور سکون و دلچسپی کے تمام اسباب میسر ہیں ٹال مٹول اور تاخیر کی کوئی گنجائش نہیں۔ زندگی کے بہترین اعمال یعنی اپنے مالک و مولیٰ تعالیٰ و تقدس کی طاعت و عبادت میں کرنا چاہئے لہ

⑩ موسم جوانی میں جو نفس امارہ کی سلطانی کا زمانہ ہے اور شیطان لعین کے غلبے کا وقت ہے تھوڑے عمل کو زیادہ ثواب کے ساتھ قبول فرماتے

لہ دفتر اول مکتوب ۸۲ لہ دفتر اول مکتوب ۸۸ لہ دفتر اول مکتوب ۹۰

ہیں۔ اور کل جب از دل عمر تک پہنچا دیں گے اور حواس و قوی سُست ہو چکے ہوں گے اور سکون و دلجمعی کے اسباب منتشر ہو جائیں گے حسرت و پشیمانی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا اور بہت ممکن ہے کہ کل بڑھاپے کے وقت تک فرصت نہ دیں اور ندامت پشیمانی کی فرصت جو ایک طرح کی توجہ ہے میسر نہ آئے اور ابدی عذاب و دائمی سزا جس کے متعلق پیغمبر صادق علیہ من الصلوٰت افضلہا و من التسلیمات اکملہا نے خبر دی ہے اور نافرمان لوگوں کو ڈرایا ہے اور درپیش ہے اس سے ضرور دوچار ہونا پڑے گا۔ آج شیطان مردود خدا تعالیٰ جلّ سلطانہ کے کرم کا دھوکا دے کر مزاہنت میں ڈالتا ہے اور خدائے سبحانہ کے عفو کا بہانہ کر کے گناہوں کا از نکاب کھاتا ہے۔ لے

①۱ گناہوں کی تاریکی اور آسمان سے نازل شدہ احکام خداوندی سے لاپرواہی کرنے والا کیسے کہہ سکتا ہے کہ وہ دنیا سے نور ایمان سلامتی سے لے

جائے گا علماء دین نے فرمایا ہے کہ گناہ صغیرہ پر اصرار گناہ کبیرہ تک پہنچا دیتا ہے اور گناہ کبیرہ پر اصرار کفر تک لے جاتا ہے۔ عیاذ باللہ سبحانہ

①۲ دنیا کا قیام بہت تھوڑے عرصہ کیلئے ہے اور عذابِ آخرت بہت سخت

اور دائمی ہے عقل و دراندیش کو کام میں لانا چاہیے اور اس دنیا کی بے

حلاوت و تروتازگی سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔ اگر دنیا داری کی وجہ

سے کسی کی عزت و آبرو ہوتی تو کفار دنیا دار سب سے زیادہ صاحب

عزت ہوتے۔ ظاہر دنیا پر فریختہ ہونا بے عقلی ہے۔ چند روزہ فرصت

کو عنایت جانا چاہیے اور رب تعالیٰ کی خوشنودی کے کاموں میں

کوشش کرنی چاہیے۔ لے

۱۳) خوابِ خرگوش کب تک۔ آخر ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ۲

کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ ہم نے تمہیں بے مقصد پیدا کیا ہے اور تم ہماری بارگاہ میں لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ ۳

۱۴) فرزند ارشد اس کمینی اور مبعوض دنیا پر خوش نہ ہو۔ جنابِ قدس خداوندی

جل سلطانہ کی طرف دائمی توجہ کے سرمایہ کو ہاتھ سے نہ جانے دے

اور اس بات کا خیال کرے کہ کیا چیز فروخت کر رہا ہے اور کیا خرید رہا

ہے۔ آخرت کو دنیا کے بدلے میں دے دینا اور مخلوق میں الجھ کر حق

سجائے سے کٹ جانا بے وقوفی اور بے عقلی ہے ۴

حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بالکل صحیح فرمایا ہے۔

حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ ۵

دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔

اللہ سبحانہ ہمیں اور تمہیں دنیا اور دنیا کے چاہنے والوں کی محبت اور ان

سے میل جول اور ان کی دوستی سے نجات عطا فرمائے کیونکہ دنیا کی محبت

زہرِ قاتل، ہلاک کرنے والا مرض، بلائے عظیم اور عام پھیلنے والی بیماری

ہے۔ ۶

۱۵) حدیث شریف میں آیا ہے۔

مَنْ حَسِنَ اسْلَامِ الْمَرْءِ اسْتِغَالَ، بِمَا يَعْنِيهِ وَاَعْرَاضَهُ

۱۔ دفتر اول مکتوب ۹۸ ۲۔ سورہ المؤمنون پارہ ۱۵ ۳۔ دفتر اول مکتوب ۹۸

۴۔ دفتر اول مکتوب ۱۳۸ ۵۔ مشکوٰۃ شریف بحوالہ رزین اور بیہقی شریف ۶۔ دفتر اول مکتوب ۱۴۱

عَمَّا لِيَعْنِيَهُ ط

انسان کے حُسنِ اسلام کی علامت یہ ہے کہ وہ بامقصد کاموں میں مشغول ہو اور بے مقصد کاموں سے اعراض کرے۔

لہذا اوقات کی محافظت کے بغیر چارہ نہیں بے فائدہ کاموں میں وقت ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ شعرِ خوانی اور قصہ گوئی کو دشمن کا حصہ قرار دے کر خاموشی اور باطنی نسبت کی حفاظت کرنی چاہیے۔

موسمِ جوانی کو غنیمت جانتے ہوئے علومِ شرعیہ کی تحصیل اور ان کی مطابقت عمل میں مشغول رہیں اور اس بات کا اہتمام کریں کہ قیمتی عمر بے فائدہ اور لالی یعنی کاموں میں صرف نہ ہو اور لہو و لعب میں ضائع نہ ہو۔

(۱۶)

سعادت مند وہ ہے جس کا دل دُنیا سے سرد اور حق سبحانہ تعالیٰ کی محبت سے گرم ہو۔ دُنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے اور اسے چھوڑ دینا تمام عبادتوں کا سر ہے۔ دُنیا حق تعالیٰ کو بہت ہی ناپسند ہے جب سے اس نے اسے پیدا کیا ہے ایک بار بھی نظرِ شفقت سے اس کی طرف نہیں دیکھا اور دُنیا کے طالب دور کر دینے اور نفرت کے لائق ہیں اور اس نفرت و دوری کے داغ سے داغدار ہیں۔ حدیث میں ہے۔

(۱۶)

الدنيا ملعونة وملعون ما فيها الا ذكر الله له

دُنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے۔

جب ذکرِ لوگ بلکہ ان کے ذراتِ وجود اللہ سبحانہ کے ذکر سے پر ہیں تو حق تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اس وعید سے خارج ہیں وہ اہل دُنیا میں

شمار نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ دنیا اس چیز کا نام ہے جو دل کو حق سبحانہ سے روکے اور اس کے غیر سے مشغول کرے وہ چیز مال و اسباب کے قبیلہ سے ہو خواہ مرتبہ اور سرکاری کی طلب اور خواہ ننگ و ناموس ہو۔

فاعرض عن توئی عن ذکرنا

اس شخص سے رو کرانی کرو جو ہمارے ذکر سے پھر چکا ہو۔

حق تعالیٰ نے دنیا کو آخرت کی کھیتی بنایا ہے۔ وہ شخص بڑا ہی بد نصیب

۱۸

ہے جو سب کا سب بیج کھا جائے اور استعداد کی زمین میں نہ ڈالے

اور ایک دانہ سے سات سو دانے نہ بنائے۔ اور اس دن کے لئے کہ

بھائی بھائی سے بھاگے گا اور ماں بیٹے کی خبر نہ لے گی، کچھ ذخیرہ نہ کرے

ایسے شخص کو دنیا و آخرت کا خسارہ حاصل ہے اور سوائے حسرت و ندامت

کے کچھ فائدہ نہیں۔ نیک بخت لوگ دنیا کی فرصت کو غنیمت جانتے

ہیں۔ نہ اس غرض کیلئے کہ دنیا کی لذتوں اور نعمتوں سے عیش و عشرت

حاصل کریں جو باوجود اس قدر سختیوں اور تکلیفوں کے ناپائیدار اور

بے ثبات ہیں بلکہ اس غرض کیلئے کہ اس فرصت میں کاشتکاری کریں

اور نیک عمل کے ایک دانہ سے واللہ ایضا عاف لمن یشاء کے

بموجب بے نہایت ثمرات حاصل کریں۔ یہی وجہ ہے کہ چند روزہ

اعمال صالحہ کی جزا ہمیشہ کا آرام مقرر فرمایا ہے۔

واللہ ذو الفضل العظیم اللہ بڑے فضل والا ہے۔ لہ

۱۹

زندگی کی فرصت بہت تھوڑی ہے اور ہمیشہ کا عذاب اس پر آنیوالا

ہے بڑے افسوس کی ہے کہ کوئی اس فرصت کو بیہودہ امور کے حاصل

کرنے میں صرف کرے اور ہمیشہ کارِ نجات و الم خریدے لے
 چرب و شیریں نعمتوں پر فریفتہ نہ ہو جاوے قیمتی اور آراستہ کپڑوں پر ڈھوکہ
 نہ کھا جاوے۔ ان کا نتیجہ دنیا و آخرت میں حسرت و ندامت کے سوا کچھ نہیں
 اہل و عیال کی رضامندی کیلئے اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا اور آخرت
 کا عذاب اختیار کرنا عقل دور اندیش سے دور ہے لے

۲۰

اے بھائی دنیا بے وفائی میں ضرب المثل ہے اور اہل دنیا خست و
 کمینہ پن میں مشہور ہیں۔ پھر ٹبے افسوس کی بات ہے انسان اپنی قیمتی
 عمر کو اس بے وفا اور کمینہ کے لئے خرچ کرے لے

۲۱

اس کمینہ دنیا کی محبت دور کرنے کا علاج امور آخرت میں رغبت کرنے اور
 شریعت روشن کے احکام بجالانے پر وابستہ ہے حق تعالیٰ نے دنیا کی
 زندگی کو پانچ بلکہ چار چیزوں پر منحصر کیا ہے اور فرمایا ہے۔
 اِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ

۲۲

فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ لے

دنیا کی زندگی کھیل کو اور زینت اور باہم فخر کرنا اور مال و اولاد میں زیادتی
 کرنا ہے۔ بس جب عمل صالح میں مشغول ہوں تو جزا عظیم لعب و لہو ہی
 کم ہونے لگتا ہے۔ اور ریشم و چاندی سونے کے استعمال سے جن پر
 عمدہ اور اعلیٰ زیب و زینت کا مدار ہے پرہیز کرنے لگتے ہیں۔ اور دوسرا
 جز جو زینت ہے زائل ہونے لگتا ہے اور جب یقین ہو جاتے کہ اللہ کے
 نزدیک فضیلت و بزرگی پرہیزگاری اور تقویٰ سے ہے نہ حسب نسب
 سے تو فخر کرنے سے باز آتے ہیں۔ اور جب جانیں کہ مال و اولاد

لے دختر اول مکتوب ۲۲۶ لے مکتوب ۲۲۶ اول لے دختر اول مکتوب ۲۲۶ لے سورہ حدید

حق تعالیٰ کے ذکر سے مانع ہیں اور اسکی بارگاہ سے روکتے ہیں تو انکے زیادہ حاصل کرنے سے کوتاہی کرتے ہیں اور ان کے بڑھانے کو معیوب جانتے ہیں۔ غرض

مَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا كَيْدَ يَفُتِّكُمْ
شبیء ط

جو کچھ رسول تمہارے پاس لایا اس کو پکڑ لو اور جس سے اس نے منع کیا ہے ہٹ جاؤ تاکہ تمہیں کوئی چیز ضرر نہ دے لے

شریعت خواہشاتِ نفسانی کو دور کرنے اور تاریک و غلط رسوم کو دفع کرنے کیلئے وارد و نازل ہوئی ہے اس لئے نفس کی طبیعت کا تقاضا یا حرام کا ارتکاب ہوتا ہے یا فضول کا اختیار کرنا، جو انجام کار حرام تک پہنچا دیتا ہے۔ پس حرام اور فضول سے بچنا عین مخالفتِ نفس ہے۔ ۲

(۲۳)

پرہیزگاری

- ① نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
 اے میرے بندے تو میرے فرائض ادا کر تو سب سے زیادہ عبادت گزار ہوگا اور تو میرے نواہی سے باز آجا تو سب سے زیادہ پرہیزگار ہوگا اور تو میرے دیئے ہوئے رزق پر صبر کر تو سب سے زیادہ غنی ہوگا۔
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ سے فرمایا۔
 تو پرہیزگار بن جا تو سب سے زیادہ عبادت گزار ہوگا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
- ② کل کو اللہ تعالیٰ کے ہمتیں پرہیزگار اور زاہد لوگ ہوں گے۔
 اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی کہ پرہیزگاروں کو جتنا میرا قرب حاصل ہوگا اتنا کسی کو نہ ہوگا ۲۔
- ③ جب تک آدمی اپنے اوپر دس چیزوں کو فرض نہ کرے اس کی پرہیزگاری پوری نہیں ہوتی۔
- ۱۔ اپنی زبان کو غیبت سے بچائے۔
 - ۲۔ بُرے گمان سے پرہیز کرے۔
 - ۳۔ ٹھٹھے اور مذاق سے بچے۔
 - ۴۔ حرام چیزوں سے اپنی نگاہ بند رکھے۔

۵۔ سچ بولے

۶۔ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے احسانات سمجھے تاکہ وہ مغرور نہ ہو جائے۔

۷۔ اپنے مال کو حق میں خرچ کرے باطل میں خرچ نہ کرے۔

۸۔ اپنے لئے بلندی اور بڑائی طلب نہ کرے۔

۹۔ نمازوں کی حفاظت کرے۔

۱۰۔ سنت اور جماعت پر استقامت رکھے۔ ۱۱۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَلَاكُ دِينِكُمُ الْوَزْعُ

تمہارے دین کا سب کچھ پرہیزگاری ہے۔ ۱۲۔

نبی مکرم ﷺ کی اتباع

① پیدائش انسانی سے مقصود و ظائف بندگی کا ادا کرنا ہے اور جناب حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف دوام توجہ ہے اور یہ معنی سید اولین و آخرین علیہ من الصلوٰت اتمھا ومن التحیات املھا کی کامل اتباع کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا ۱۳۔

② آپ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی اتباع کا ایک ذرہ تمام دنیوی لذتوں اور اخروی نعمتوں سے کئی درجے بہتر ہے۔ فضیلت روشن سنت کی متابعت کے ساتھ و البتہ ہے اور بزرگی آپ کی شریعت کی بجا آوری

۱۱۔ دفتر دوم مکتوب ۶۱ ۱۲۔ دفتر دوم مکتوب ۸۱ ۱۳۔ دفتر اول مکتوب ۱۱۰

کے ساتھ مربوط ہے لہ

دُنیا کا سامان دھوکا ہی دھوکا ہے اور معاملہ اُخروی پر ابدی جزا مرتب ہوگی
چند روز زندگی اگر سید الاولین و الآخین علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتسلیمات
کی متابعت میں بسر ہو تو نجات ابدی کی اُمید ہے۔ ورنہ کوئی بھی ہو
اور کیا ہی ہو اچھا عمل کیوں نہ ہو سب ہیچ اور بیکار ہے۔

محمد عربی کا بروئے ہر دو سیر است * کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر اوست
محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دونوں جہاں کی عزت و آبرو ہیں جو آپ کے
دروازے کی خاک نہیں بنتا اُس کے سر پر خاک پڑے لہ

اے فرزند جو کچھ کل کام آئے گا وہ صاحبِ شریعت علیہ الصلوٰة والسلام
والتحیہ کی متابعت ہے۔۔۔۔۔ تم پر حضور اور آپ کے خلفائے راشدین
علیہم الصلوٰة والسلام کی متابعت اختیار کرنا لازم ہے اور قولاً عملاً
اعتقاداً حضور کی شریعت کی مخالفت سے بچنا کیونکہ آپ کی متابعت سراسر
برکت ہے اور آپ کی مخالفت نحوست و بربادی ہے لہ

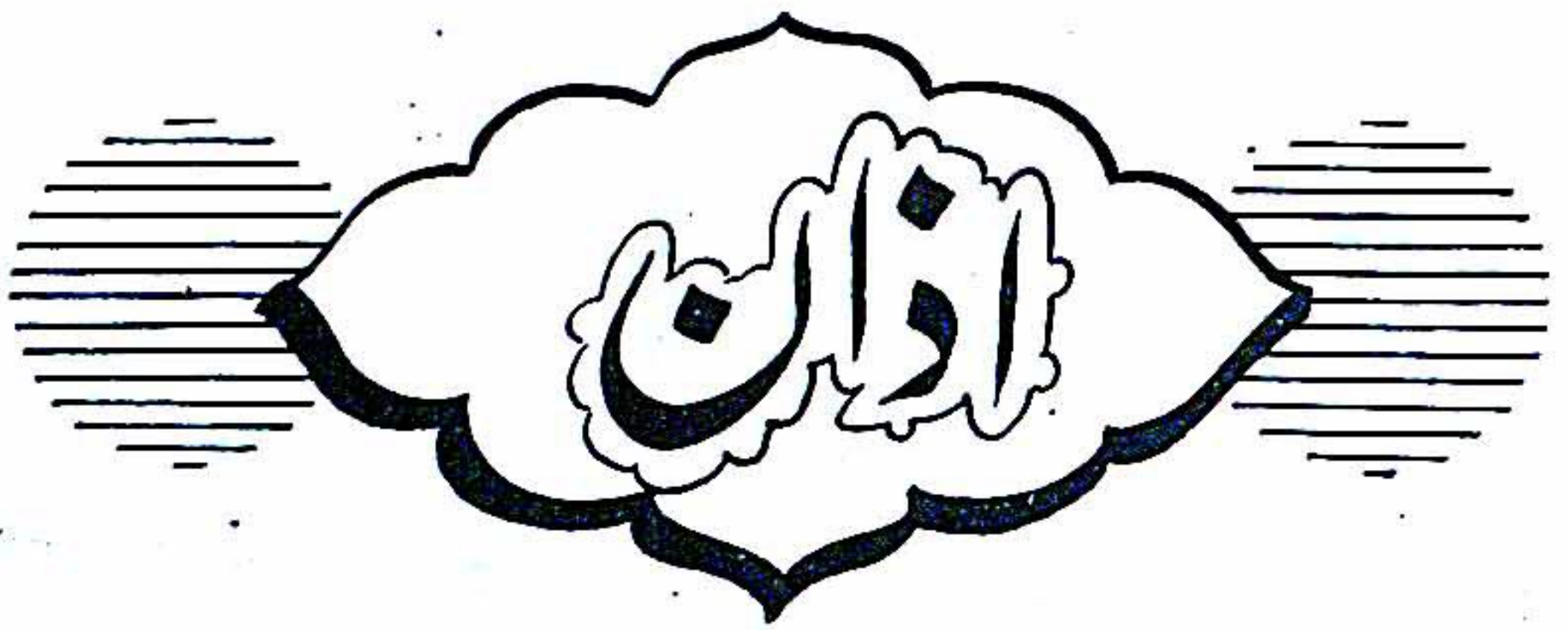
آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم
کی متابعت پر وابستہ ہے۔ آپ ہی کی متابعت سے حق تعالیٰ کی محبوبیت
کے مقام میں پہنچتے ہیں۔ آپ کے کامل تابعداروں کو بنی اسرائیل کے
پیغمبروں کی طرح فرماتے ہیں اور اولوالعزم پیغمبر آپ کی متابعت کی آرزو
کرتے ہیں اگر موسیٰ علیہ الصلوٰة والسلام آپ کے زمانہ میں زندہ ہوتے تو
آپ ہی کی تابعداری کرتے اور عیسیٰ روح اللہ کے نازل ہونے اور حضرت
حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت کرنے کا قصہ مشہور و معلوم

ہے آپ کی اُمت آپ کی متابعت کے سبب خیرالام ہوئی اور اس میں اکثر
اہل جنت ہیں۔ قیامت کے دن آپ کی تابعداری کی بدولت تمام اُمتوں
سے پہلے آپ کے اُمتی بہشت میں جائیں گے اور ناز و نعمت حاصل
کریں گے پس آپ کو لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آخوانہ وسلم
کی متابعت اور سنت کو لازم پکڑیں اور شریعتِ حقہ کے موافق اعمال
بجالائیں اے

محبوب رب العالمین علیہ وعلیٰ آلہ من الصلوٰت افضلہا ومن التلیجات
اکملہا کی اتباع اور پیروی کے بغیر عذابِ آخروی سے خلاصی اور نجات
ناممکن ہے۔ اے

وضو

① وضو کامل اور پورے طور پر کرنے سے چارہ نہیں ہے۔ ہر عضو کو تین بار تمام وکمال طور پر دھونا چاہیے تاکہ وضو بروجہ سنت ادا ہو اور سر کا مسح بالاستیعاب (یعنی سارے سر کا مسح) کرنا چاہیے۔ کانوں اور گردن کے مسح میں احتیاط کرنی چاہیے۔ بائیں ہاتھ کی خنصر یعنی چھنگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے نیچے کی طرف سے خلال کرنا لکھا ہے اس کی رعایت رکھیں اور مستحب کے بجالانے کو تھوڑا نہ جانیں۔ مستحب اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور دوست ہے۔ اگر تمام دنیا کے عوض اللہ تعالیٰ کا ایک پسندیدہ فعل معلوم ہو جائے اور اس کے مطابق عمل میسر آجائے تو بھی غنیمت ہے۔ اس کا بعینہ یہی حکم ہے کہ کوئی خنزف بیڑوں یعنی ٹھیکروں سے قیمتی موتی خریدے۔ یا بیہودہ اور بے فائدہ جماد سے روح حاصل کر لے لے



جاننا چاہیے کہ اذان میں سات کلمات ہیں

① اللہ اکبر، یعنی اللہ تعالیٰ اس سے بلند تر ہے کہ اسے کسی عبادت کرنے والے کی عبادت کی حاجت ہو۔ یہ کلمہ اس عظیم الشان معنی کی تاکید کیلئے چار دفعہ تکرار کے ساتھ آیا ہے۔

② اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت کبریائی اور لوگوں کی عبادت سے بے نیاز ہونے کے باوجود عبادت کا مستحق صرف وہی ہے۔

③ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اللہ سبحانہ کے رسول اور اس کی جانب سے طریق عبادت کے مبلغ اور بتانے والے ہیں تو اس واجب تعالیٰ کی ذات کے لائق صرف وہی عبادت ہوگی جو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جہت تبلیغ ورسالت سے ماخوذ ہو۔

حَتّٰی عَلٰی الصَّلٰوۃ

④ حَتّٰی عَلٰی الصَّلٰوۃ، یہ دونوں کلمے نمازی کو فلاح اور نجات سے ہمکنار کرنے والی نماز کی طرف بلانے کے لئے ہیں۔

⑤ اللہ اکبر، یعنی اللہ تعالیٰ اس سے برتر ہے کہ کسی کی عبادت اس کی

جناب قدس کے لائق ہو۔

⑤ لا اِلهَ اِلَّا اللهُ، یعنی لامحالہ صرف اللہ تعالیٰ مستحق عبادت ہے اگرچہ کسی سے ایسی عبادت نہیں ہو سکتی جو اس کی جنابِ قدس کے لائق ہو۔ شانِ نماز کی بزرگی ان کلمات سے معلوم کرنی چاہیے جو نماز سے آگاہ کرنے کے لئے متعین کیے ہیں اے

ہے اور کوشش کرنا چاہیے کہ فرض نمازِ نفاعت کے ادا نہ ہونے پانے بلکہ امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ ترک نہ کرنی چاہیے اور نماز کو مستحب وقت میں ادا کرنا چاہیے اور قرأت میں قدر مسنون کو مد نظر رکھنا چاہیے اور رکوع و سجود میں طمانیت ضروری ہے۔ اور قومہ میں اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ تمام بدن کی ہڈیاں اپنی اپنی جگہ پر آجائیں اور سیدھا کھڑا ہونے کے بعد طمانیت درکار ہے۔ ایسا ہی جلسہ میں جو دو سجودوں کے درمیان ہے درست بلٹھنے کے بعد اطمینان ضروری ہے جیسے کہ قومہ میں۔

رکوع و سجود کی کتر تسبیحیں تین بار ہیں اور زیادہ سے زیادہ سات بار یا گیارہ بار ہیں اور امام کی تسبیح مقتدیوں کے حال کے موافق ہے بشرط کی بات ہے انسان اکیلا ہونے کی حالت میں باوجود طاقت کے، اول تسبیحات پر کفایت کرے اگر زیادہ نہ ہو سکے تو پانچ بار یا سات بار تو کہے۔

سجدہ کرتے وقت اول وہ اعضا زمین پر رکھے جو زمین کے نزدیک ہیں پس اول دونوں زانو زمین پر رکھے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی اور زانو اور ہاتھ رکھنے کے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا چاہیے اور سر کے اٹھانے کے وقت اول ان اعضا کو اٹھانا چاہیے جو آسمان سے نزدیک ہیں پس پیچھے پیشانی اٹھانی چاہیے۔

قیام کے وقت اپنی نظر کو سجدہ کی جگہ پر اور رکوع کے وقت اپنے پاؤں پر اور سجدہ کے وقت نوک بینی پر اور جلوس کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں پر یا دونوں بغلوں کی طرف رکھنا چاہیے جب نظر کو براگندہ ہونے سے روک رکھیں اور مذکورہ بالا جگہوں پر لگاتے رکھیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ نماز جمعیت کے ساتھ میسر

ہوگئی اور خشوع والی نماز حاصل ہوگئی جس طرح نبی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے۔ اور ایسے ہی رکوع کے وقت دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا کھلا رکھنا اور سجدے کے وقت انگلیوں کا ملنا سنت ہے اس کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے انگلیوں کا کھلا رکھنا بے تقریب اور بے فائدہ نہیں۔ صاحب شرع نے اس میں کئی قسم کے فائدے ملاحظہ کر کے اس پر عمل کیا ہے ہمارے لئے صاحب شریعت علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کے برابر کوئی فائدہ نہیں لے

پانچ ارکان اسلام پورے طور پر ادا ہو جائیں نجات و فلاح حاصل ہو جائے گی کیونکہ یہ پانچ ارکان اعمال صالحہ بھی ہیں اور سیئات و منکرات سے باز بھی رکھتے ہیں
آیہ کریمہ

رَأَى الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

بے شک نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔

اس معنی کی گواہ ہے۔ اور جب ان پانچ نباتے اسلام کے ادا کر نیکی توفیق میسر آگئی تو امید ہے کہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا ہو گیا اور جب شکر ادا ہو گیا تو عذاب سے نجات حاصل ہوگئی۔

مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ

اللہ تعالیٰ تمہیں کیوں عذاب دے گا اگر تم شکر گزار بنو اور ایمان لاؤ۔

اس لئے ان پانچ ارکان کی بجا آوری میں جان و دل سے کوشش کرنی چاہئے

خاص کر نماز قائم کرنے میں۔ کیونکہ یہ دین کا ستون ہے۔ حتی المقدور اس کے کسی

منتخب کے چھوڑنے پر راضی نہ ہوں اگر نماز مکمل کر لی تو اسلام کا رکن عظیم ہاتھ آ گیا۔

اور نجات کے لئے مضبوط رسی ہاتھ آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمائے

اے عزیز جان لے کہ نماز میں تکبیر اولیٰ خدا تعالیٰ و تقدس کی عابدوں کی عبادت اور نمازیوں کو نماز سے بے نیازی اور شانِ کبریائی کی طرف اشارہ ہے۔ اور وہ تکبیریں جو ارکانِ نماز کے بعد ہیں وہ جنابِ قدس خداوندی کی عبادت کے لئے ہر رکن کے ادا کرنے کی عدمِ لیاقت کے رموز و اشارات ہیں۔ رکوع کی تسبیح میں جب کہ تکبیر کے معنی ملحوظ تھے اس لئے رکوع کے آخر میں تکبیر کہنے کا حکم نہ فرمایا۔ بخلاف دو سجڑوں کے کہ ان کی تسبیحات کے باوجود ان کے اول و آخر میں تکبیر کہنے کا فرمایا تاکہ کوئی شخص اس وہم میں نہ پڑے کہ سجدے میں جو نہایت لپتی اور بہت عاجزی سے عبارت ہے اور نہایت تذلل و انکسار ہے حق عبادت ادا ہو جاتا ہے۔ اور اس وہم کو دور کرنے کے لئے سجدے کی تسبیح میں لفظ اعلیٰ بھی اختیار فرمایا اور تکرار تکبیر بھی مستنون قرار پایا۔ اور چونکہ نماز مومن کی معراج ہے اس لئے نماز کے آخر میں ان کلمات کے پڑھنے کا حکم فرمایا جن کلمات سے حضور نبی اکرم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام شبِ معراج مشرف ہوتے تھے۔ لہذا نمازی کو چاہیے کہ نماز کو اپنا معراج بنائے اور نہایت قرب نماز میں تلاش کرے۔ حضور نبی اکرم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اقرب ما یكون العبد من الرب فی الصلوٰۃ

بندے کو اپنے پروردگار کا بہت زیادہ قرب نماز میں نصیب ہوتا ہے۔ اور نمازی چونکہ رب تعالیٰ عزوجل شانہ سے راز و نیاز میں مصروف ہوتا ہے اور اس کی بلند ذات کی عظمت و جلال کے مشاہدے میں ہوتا ہے اس لئے ادا سے نماز کا وقت وہ مقام ہے کہ اس میں خوف اور ہیبت پیدا ہو۔ اسی لئے نماز کی تسکین کے لئے نماز کا اختتام دونوں طرف سلام سے فرمایا لہ

اور وہ جو حدیث نبوی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام میں آیا ہے کہ نمازی فرض

نماز کے بعد سو دفعہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھے۔ فقیر کے علم میں اس کا راز یہ ہے کہ ادا تے نماز میں جو کوتاہی اور کمی واقع ہوتی ہے اس کا تدارک تسبیح و تکبیر سے کرنا چاہیے اور نالائق اور اپنی عبادت کے ناقص ہونے کا اعتراف کرنا چاہیے۔ اور چونکہ عبادت کی ادائیگی اس بلند ذات کی توفیق سے میسر آتی ہے لہذا اس نعمت کا شکر الحمد للہ کے وظیفے سے بجالانا چاہیے۔ اور عبادت کا مستحق اس کے ہوا کسی کو نہیں جانا چاہیے۔

امید ہے کہ جب نماز کی ادائیگی شرائط و آداب کے ساتھ واقع ہوگی اور اس کے بعد کوتاہی کی تلافی اور نعمت توفیق کا شکر اور اس بلند ذات کے غیر کے مستحق عبادت ہونے کی نفی ان کلمات طیبہ کے ذریعے خلوص قلب کے ساتھ کی جائے گی تو وہ نماز خداوند تعالیٰ جل سلطانہ کی بارگاہ میں قبولیت کے لائق ہو جائے گی۔ اور ایسی نماز ادا کر نیوالا، فلاح پانے والا نمازی قرار پائے گا۔ اے اللہ بھرت سید المرسلین علیہم وعلیہم وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلامات مجھے فلاح پانے والے نمازیوں میں سے کر دے۔

نماز کی تمہیں!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَوَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

① جان لے کہ نماز کا ٹھیک ہونا اور اس کا کمال فقیر کے نزدیک فرانس ، واجبات ، سنن اور مستحبات نماز کا اس طرح بجالانا ہے جس طرح فقہ کی کتابوں میں تفصیل سے آچکا ہے۔ ان چار امور کے علاوہ کوئی اور ایسا امر نہیں جس کا نماز کے کامل ہونے میں دخل ہو۔ نماز میں خشوع و خضوع بھی انہیں چار امور میں درج ہے اور حضور قلب بھی انہی چار امور سے وابستہ ہے۔

ایک گروہ نے ان امور کے صرف علم پر کفایت کی ہے اور عمل میں سستی اور کاہلی میں پڑ کر کمالات نماز سے تھوڑا سا حصہ حاصل کرتے ہیں۔ ایک دوسرا گروہ حق سبحانہ کی طرف صرف حضور قلب کا اہتمام کر کے ظاہری اعضاء سے تعلق رکھنے والے مستحبات کا خیال کم کرتے ہیں اور صرف فرانس سنن پر اکتفا کرتے ہیں یہ لوگ بھی حقیقت نماز سے آگاہ نہیں ہو سکے۔ کیونکہ نماز کے کمال کو غیر نماز میں تلاش کرتے ہیں لہ

اور جو حدیث میں آیا ہے کہ

لاصلوة الا بحضور القلب نماز نہیں مگر حضور قلب سے

ممکن اس حدیث میں حضور قلب سے مراد ان چار امور کا حضور قلب مراد ہوتا کہ ان چار امور میں سے کسی امر کے بجالانے میں فتور واقع نہ ہو۔ لے

رمضان المبارک

① شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ط

رمضان المبارک وہ مہینہ ہے کہ اس میں قرآن حکیم کا نزول ہوا۔ اسی مناسبت کی وجہ سے یہ مہینہ تمام خیرات و برکات کا جامع ہے ہر طرح کی خیر و برکت تمام سال میں جس کسی کو پہنچتی ہے جس راہ سے بھی پہنچتی ہے اس عظیم القدر ماہ مبارک کی بے نہایت برکات کا ایک قطرہ ہے اگر اس ماہ مبارک میں جمعیت نصیب رہی تو سارا سال جمعیت حاصل رہے گی اور اگر اس ماہ مبارک میں پراگندگی رہی تو سارا سال پراگندگی سمجھا نہیں چھوڑے گی تو کتنا مبارک ہے وہ شخص جس کے پاس یہ مہینہ آیا اور اس سے راضی اور خوش گیا اور خرابی ہے اس شخص کے لئے جس سے یہ مہینہ ناراض گیا۔ اور اس کی برکات سے محروم رہا قرآن مجید کے ختم کی سنت بھی اسی تعلق کی بنا پر معلوم ہوتی ہے تاکہ تمام اصلی کمالات اور طلی برکات میسر ہوں تو جس نے ان دونوں کو جمع کر لیا امید ہے کہ وہ اس کی

برکات سے محروم نہیں رہے گا اور اس کی خیرات سے روکا نہیں جائے گا۔
 وہ برکات جو اس مبارک مہینہ کے ایام سے متعلق ہیں اور وہ خیرات
 جو اس کی راتوں سے وابستہ ہیں کچھ اور ہیں۔ اسی راز کے باعث شاید یہ
 بات ہے کہ جلدی روزہ انظار کرنے کا حکم ہے اور سحری میں تاخیر کرنے کے
 متعلق وارد ہوا ہے تاکہ دن اور رات کے دونوں وقتوں کے اجزاء میں
 امتیاز و فرق حاصل ہو۔ لہ

جاننا چاہیے کہ ماہ رمضان شریف بہت فضیلت والا مہینہ ہے۔ فضلی
 عبادات نماز، ذکر صدقہ وغیرہ جو اس ماہ میں ادا ہوں دوسرے ایام کے
 فرض کے برابر ہیں اور اس مہینہ میں ایک فرض ادا کرنا دوسرے مہینوں
 میں ستر فرض ادا کرنے کے برابر ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی کار روزہ
 انظار کرے اسے بخش دیا جاتا ہے اور اس کی گردن کو آتش و دوزخ سے
 آزادی مل جاتی ہے اور اسے اس روزہ دار کا اجر و ثواب عطا ہوتا ہے
 بغیر اس کے کہ خود اس روزہ دار کا ثواب کم ہو۔

اسی طرح جو شخص اس ماہ میں اپنے غلاموں اور نوکروں سے کام لینے
 میں تخفیف کرے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔ اور اسے آتش
 و دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور رمضان شریف کے مہینے میں حضور علیہ
 الصلوٰۃ والسلام ہر قیدی کو آزاد کر دیتے تھے اور جو چیز بھی کوئی آپ سے
 مانگتا اور سوال کرتا آپ اسے دیتے تھے۔ اگر کسی کو اس ماہ میں خیرات اور
 اعمال صالحہ کی توفیق مل گئی تو تمام سال اسے توفیق ملی رہے گی اور اگر
 یہ مہینہ تفرقہ اور پرکندگی میں گزرا تو سارا سال وہ تفرقے کا ہی شکار رہے گا

حتی المقدور جس قدر میسر آسکے اس ماہ میں جمعیت کے ساتھ کوشش کرنی چاہیے اور اس مہینہ کو غنیمت جاننا چاہیے۔

اس ماہ کی ہر رات میں ہزار شخص کو جو دروزخ کا مستحق ہوتا ہے آزادی ملتی ہے اس مہینہ میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ کر ڈال دیئے ہیں اور رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

افطار میں جلدی اور سحری کھانے میں دیر کرنا سنت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں مبالغہ کرتے تھے اور اس پر زور دیتے تھے شاید سحری میں تاخیر اور افطار میں جلدی کرنے میں اپنے عجز و محتاجی کا اظہار ہے جو مقام بندگی کے مناسب ہے۔

روزہ کھجور سے افطار کرنا سنت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام افطار کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ

إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

پیس چلی گئی رگیں تر ہو گئیں اجر و ثواب ثابت ہو گیا انشاء اللہ تعالیٰ۔
ادائے تراویح، ختم قرآن اس ماہ میں مؤکدہ سنتوں میں سے ہے اور بیشتر اچھے نتائج لاتا ہے اللہ سبحانہ، اپنے حبیب علیہ وعلى آلہ الصلوٰۃ والسلام والتمیات کی حرمت کے صدقے توفیق بخشے لے

توبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادَةِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

①

اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ۔
تَوْبُوا اِلٰی اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰
اے ایمان والو! سب اللہ کی طرف توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔

يٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تَوْبُوْا اِلٰی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰی رُبِّکُمْ
اَنْ یُّکْفِرَ عَنْکُمْ سَیِّاَتِکُمْ وَیُدْخِلَکُمْ جَنَّتٍ تَجْرٰی
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۝۱۱

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی طرف خالص توبہ کرو۔ قریب ہے
کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے دور کر دے اور تمہیں
ایسے باغوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔

وَذُرْ وَاظْهَرَ الْاِیْمٰنِ وَبَاطِنَهُ

ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو ۔

گناہوں سے توبہ کرنا ہر شخص کے لئے فرض عین اور ضروری ہے۔ یہ تصدق

بھی نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی انسان اس سے بے نیاز ہو لے

(۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے اور وہ سچے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور وضو کر لے اور نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اسکو معاف کر دے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا اور جو آدمی کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم پائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے جو آدمی کوئی گناہ کرے پھر اس پر اس کو ندامت ہو تو وہ ندامت اس گناہ کا کفارہ ہے ۲۔

(۳) حدیث نبوی میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسوف لوگ ہلاک ہو گئے جو کہتے ہیں کہ عنقریب توبہ کر لیں گے۔ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی اے بیٹا توبہ کو کل پر موخر نہ کر دینا کیونکہ موت ناگہانی طور پر آجاتی ہے۔ مجاہد نے کہا

جو آدمی صبح و شام توبہ نہ کرے وہ ظالمین سے ہے ۳۔
(۴) سو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف توبہ کر دو اور اپنے ہاتھ سے کیتے ہوئے اعمال سے اپنے رب کے حضور بخشش مانگو اور اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سوال کرو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کر نوالا ہے معاف کر نیکو پسند کرتا ہے

۱۔ دفتر دوم مکتوب ۶۶ ۲۔ دفتر دوم مکتوب ۶۶ ۳۔ دفتر دوم مکتوب ۶۶
۴۔ دفتر سوم مکتوب ۱۹

ذکر الہی

پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے اور مستحب اوقات میں سنن موکدہ ادا کرنے کے بعد اپنے تمام اوقات کو ذکر الہی جل شانہ میں مصروف رکھنا چاہیے۔ کھانے، سونے، آنے جانے غرض تمام اوقات میں ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ اے

①

الابد ذکر اللہ تطہر من القلوب (پارہ ۱۳ سورہ رعد)

②

سن لو اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ اطمینان قلب کا راستہ اللہ سبحانہ کا ذکر ہے نظر و اشتدلال اس کا راستہ نہیں ہے

پاتے اشتدلالیاں چوبہیں لود پاتے چوبہیں سخت بے تمکین لود

اپنے مسلک کی بنیاد صرف دلائل پر رکھنے والوں کے پاؤں لکڑی کے ہیں اور ظاہر ہے کہ لکڑی کے پاؤں بالکل کمزور ہوتے ہیں۔

کیونکہ ذکر کے ذریعے جناب قدس خداندی کے ساتھ ایک گونہ مناسبت پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ کچھ بھی مناسبت نہیں ہے

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

تاہم ذکر کے ذریعے ذاکر اور مذکور کے درمیان ایک قسم کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے جو محبت کا موجب بنتا ہے اور جب محبت کا غلبہ ہو جاتا ہے تو دل

سے اطمینان کے سوا سب کچھ نکل جاتا ہے اور جب معاملہ اطمینانِ قلب کے حصول تک پہنچ گیا تو ایسے شخص کو دولتِ ابدی حاصل ہو گئی ہے۔

ذکر گو ذکر تا ترا جان است پاکی دل ز ذکر نیردان است

جب تک تم میں جان ہے اس کے ذکر میں مصروف رہو۔ دل کی طہارت اللہ کے ذکر ہی سے نصیب ہوتی ہے۔ لہ

اس تھوڑی فرصت میں ذکر کثیر کے ساتھ جو نہایت اہم اور ضروری ہے مرضِ قلبی کے ازالہ کا فکر مند ہونا چاہیے اور باطنی مرض کا علاج ربِّ جلیل کی یاد کے ساتھ اس تھوڑی سی مہلت میں اعظم مقاصد میں سے ہے۔

وہ دل جو غیر حق میں گرفتار ہے اس سے خیر کی توقع کیا ہو سکتی ہے۔ لہ

تو اس بات کو جان اور آگاہ رہ کہ تیری سعادت بلکہ تمام انسانوں کی سعادت

اور سب کی فلاح و نجات اپنے مولیٰ جلِّ سلطانہ کے ذکر میں ہے جہاں تک ممکن ہو تمام اوقات کو ذکر الہی جلِّ شانہ میں مستغرق اور مصروف رکھنا چاہیے اور ایک لمحہ کے لئے بھی غفلت کو جائز نہیں سمجھنا چاہیے لہ

حدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے کہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے سوا

خدا تعالیٰ کے چند ایسے فرشتے ہیں جو راستوں اور بازاروں میں اہل ذکر کی تلاش کرتے پھرتے ہیں جب وہ ڈاکروں کے گروہ کو کہیں ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ تمہارا مطلب حاصل ہو گیا۔

پس جمع ہو کر اپنے پردوں سے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ جب وہ ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر جاتے ہیں پس حق تعالیٰ حالانکہ اپنے

بندوں کے حال کو بخوبی جانتا ہے۔ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کیسے دیکھا فرشتے عرض کرتے ہیں کہ خدایا تیری حمد و ثنا کرتے تھے اور تجھ کو بزرگی سے یاد کرتے تھے اور تجھ کو تمام عیوب و نقائص سے پاک بیان کرتے تھے خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں دیکھا۔ پھر خدای تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہو ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ پھر اس سے زیادہ بزرگی اور پاکیزگی سے یاد کریں۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا چیز طلب کرتے تھے فرشتے عرض کرتے ہیں کہ بہشت مانگتے تھے حق تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے بہشت کو دیکھا فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں دیکھا حق تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ بہشت کو دیکھ لیں تو پھر ان کا کیا حال ہو فرشتے عرض کرتے ہیں پھر اس سے زیادہ اس کی طلب اور حرص کریں۔ پھر حق تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے ڈرتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ دوزخ سے ڈرتے تھے اور تجھ سے پناہ مانگتے تھے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا فرشتے عرض کرتے ہیں کہ نہیں دیکھا حق تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں پھر اس سے زیادہ پناہ مانگیں اور اس سے زیادہ ڈریں اور بھاگیں پھر حق تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے تم گواہ رہو میں نے سب کو بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں یا رب اس ذکر کی مجلس میں فلاں آدمی ذکر کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ کسی دنیاوی حاجت کیلئے آیا تھا اور ان میں بیٹھ گیا تھا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ انا جلیس

۲۱۲
مَنْ ذَكَرَنِي (میں اس کا، ہمنشیں ہوں جس نے میرا ذکر کیا) کے بموجب
میرے ایسے ہمنشیں ہیں کہ ان کا ہمنشیں بد بخت نہیں ہوتا لے

عاقبت کی بہتری ذکر پر وابستہ ہے اذْكَرُوا لِلَّهِ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
(اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ فلاح پا جاؤ) گواہ ہے پس ذکر کثیر کو
برقرار رکھنا چاہیے اور جو کچھ اس دولت کے نامناسب ہے اس کو
دُشمن جاننا چاہیے نجات کا علاج یہی ہے۔

ذکر گو تا تر احسان است . پاکئی دل ز ذکر رحمان است
جب تک تم میں جان باقی ہے ذکر اور یاد الہی میں لگے رہو کیونکہ دل کی
پاکیزگی رحمان کے ذکر پر منحصر ہے۔

الابد ذکر اللہ تطمئن القلوب من لواللہ کے ذکر سے دل کو اطمینان ہوتا
ہے۔ نقص قاطع ہے۔ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اس پر ثابت
اور برقرار رہنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ اصل مقصود یہی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں درخت نہیں ہیں اس میں
درخت لگاؤ۔ لوگوں نے عرض کیا وہاں کس طرح درخت لگائیں آپ
نے فرمایا تسبیح، تحمید، تمجید اور تھلیل کے ساتھ یعنی کلمہ سبحان اللہ کہو
تاکہ اس کے عوض تمہارے لئے جنت میں ایک پودا لگایا جائے تو بہشت
کے درخت تسبیح کا نتیجہ ہیں۔ تنزیہ الہی کے کمالات جس طرح اس کلمہ
میں حروف و اصوات کے لباس میں پلیٹ دیتے گتے ہیں۔ بہشت
میں ان کمالات کو بہشتی درخت کے لباس میں چھپایا گیا ہے۔ جو کچھ بہشت
میں ہے نیک عمل کا نتیجہ ہے۔

بخاری مسلم بروایت ابوہریرہ دفتر اول مکتوب ۲۰۳ ۲۱ سورہ الحجۃ ۳ مکتوب ۲۰۶ دفتر اول
مکتوب ۲۰۶ دفتر اول ۵ دفتر اول مکتوب ۲۰۲

⑨

اے فرزند فرصت و فراغت تعلیمت ہے ہمیشہ اپنے اوقات کو ذکر الہی
 جل شانہ میں مصروف رکھنا چاہیے جو بھی شریعتِ خرا کے مطابق کیا
 جائے ذکر میں داخل ہے اگرچہ خرید و فروخت ہی ہو پس تمام حرکات و
 سکنات میں احکام شریعت کی رعایت کرتی چاہیے تاکہ سب کام ذکر بن جائیں
 کیونکہ ذکر غفلت دور کرنے سے عبارت ہے اور جب تمام افعال میں ادا و
 نواہی کی رعایت ملحوظ رکھی جائے تو امر و نہی کرنے والے سے غافل ہونے
 سے نجات میسر آجاتی ہے اور اس بلند ذات کا دوام ذکر حاصل ہو جاتا ہے
 طالب کو چاہیے کہ با وضو ذکر کہے اور کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوتے بھی اسی
 کام میں مشغول رہے اور آمد و رفت اور خورد و نوش اور سوتے جاگتے کسی
 وقت بھی ذکر سے خالی نہ رہے۔

⑩

ذکر گو تا ترا جان است پاکی دل تہ ذکر رحمان است

اس طرح ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے کہ منہ کوڑکے سوا ہر چیز اس کے سینہ کے
 میدان سے اپنا سامان باندھ کر کوچ کر جائے اور اس کے باطن میں ماسوا
 کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہے لے

فضائل کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

رب جل سلطانہ کے غضب و غصہ کو ٹھنڈا کرتے ہیں کوئی چیز بھی اس کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ سے زیادہ نافع نہیں۔ جب کہ کلمہ طیبہ دوزخ کی آگ میں پڑنے کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے تو دوسرے غصوں کو جو اس سے کمتر ہیں بطریق اولیٰ ٹھنڈا کرتا اور تسکین دیتا ہے۔ کیوں تسکین نہ دے جب کہ بندہ اس کلمہ طیبہ کے تکرار کے ذریعے ماسوائے حق کی نفی کر کے سب سے مُنہ پھیر کر معبود برحق کو ہی قبلہ توجہ بنا تا ہے۔ غضب کا سبب پراگندہ توجہات تھیں جن میں وہ مبتلا تھا جب پراگندہ توجہات کی بندہ نے نفی کر دی تو اللہ تعالیٰ کا غضب و غصہ بھی جاتا رہا اس معنی کو تو عالم مجاز میں مشاہدہ کر سکتا ہے۔ جب مالک اپنے غلام سے ناراض ہوتا اور اس پر غضب کا اظہار کرتا ہے تو حسنِ فطرت والا غلام اپنے مالک کے سوا سے توجہ ہٹا کر اپنے آپ کو مالک کی طرف متوجہ کر لیتا ہے اس وقت مالک کو اپنے مملوک کے حق میں شفقت و رحمت پیدا ہو جاتی ہے اور غضب و غصہ رفع ہو جاتا ہے۔

کلمہ طیبہ کو آخرت کے ننانوے ذخیرہ ہائے رحمت کی چابی قرار دیا گیا ہے۔ یہ فقیروں محسوس کرتا اور جانتا ہے کہ ظلماتِ کفر اور کدورتِ شرک سے رفع

کرنے میں اس کلمہ طیبہ سے بڑھ کر شفاعت کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۲)

مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

جس نے لا الہ الا اللہ کہا جنت میں داخل ہوا۔

کو تاہ نظر لوگ تعجب کرتے ہیں کہ صرف لا الہ الا اللہ کہنے سے دخول جنت

کیسے میسر آئے گا۔ یہ لوگ اس کلمہ طیبہ کی برکات سے واقف نہیں۔ اس

فقیر کو محسوس ہوا ہے کہ اگر تمام عالم کو صرف اس کلمہ طیبہ کے طفیل بخش دیں

اور بہشت میں بھیج دیں تو گنجائش رکھتا ہے اور شاہدے میں اس طرح

آتا ہے کہ اگر اس کلمہ مقدسہ کی برکات کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمام عالم پر تقسیم

کرتے رہیں سب کو کفایت کرتا اور سب کو سیراب کرتا ہے۔

اس کلمہ طیبہ کی برکات کس قدر بڑھ جاتی ہیں جب اس کے ساتھ کلمہ

مقدسہ محمد رسول اللہ جمع ہو جائے ۲

اس کلمہ کے سامنے ساری دنیا کی کچھ حیثیت و قدر و قیمت نہیں ہے۔

(۳)

کاش کہ ساری دنیا اس کے سامنے اتنی حیثیت ہی رکھتی جتنی ایک قطرے

کی دریائے محیط کے سامنے ہوتی ہے۔ اس کلمہ طیبہ کی عظمت کا ظہور

پڑھنے والے کے درجات کے مطابق ہوتا ہے جس قدر پڑھنے والے

کا درجہ زیادہ ہوگا اس کلمہ مقدسہ کی عظمت کا ظہور بھی زیادہ ہوگا ۳

کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ جو اندرونی اور بیرونی خداؤں کی نفی اور انہیں سزا

(۴)

کے لئے وضع کیا گیا ہے نفس کے تزکیے اور اس کی تطہیر کیلئے بہت

ہی نافع اور مناسب ہے ۴

چونکہ نفس سرکش کی کے مقام میں رہتا ہے اور عہد توڑنے میں چست ہے اس لئے اس کلمہ طیبہ کے بار بار تکرار سے ایمان کی تجدید کرتے رہنا چاہیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

جَدِّدُوا إِيمَانَكُمْ بِقَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

کلمہ لا الہ الا اللہ سے اپنے ایمان کی تجدید کرو۔

بلکہ ہر وقت اس کلمہ کا تکرار رہنا چاہیے کیونکہ نفس امارہ ہر وقت خباثت کرنے پر تیار رہتا ہے حدیث شریف میں اس کلمہ مبارکہ کے فضائل میں وارد ہوا ہے کہ اگر تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کو ایک پلہ میں رکھیں اور اس کلمہ کو دوسرے پلہ میں تو اس کا پلہ دوسرے پلہ پر غالب رہیگا ۲

اے اللہ ہمیں کلمہ طیبہ کی برکات سے محروم نہ کر اور ہمیں اس پر ثابت رکھ اور ہمیں اس کی تصدیق پر موت نصیب فرما اور اس کی تصدیق کرنے والوں کے ساتھ ہمارا حشر فرما اور ہمیں اس کی حرمت اور اس کی تبلیغ کرنے والے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات والتحمیات البرکات کی حرمت سے جنت میں جانا نصیب فرما ۳۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ
عِزِّي الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں۔ میزان میں بھاری خدائے رحمان کو پالے ہیں۔ وہ

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“ ہیں۔

ان کے زبان پر ہلکے ہونے کی وجہ تو ظاہر ہے کہ ان کے حروف تھوڑے ہیں اور

میزان میں بھاری ہونے اور خدائے رحمان کو پیارا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے کلمے کا

جز اول (سُبْحَانَ اللَّهِ) ان تمام چیزوں سے جو اس کی جنابِ قدس عزوجل کے لائق

نہیں ہیں، سے اس کی بلند ذات کی تنزیہ اور تقدس کا فائدہ دیتا ہے اور اس کی

جناب کبریاء کا صفات نقص اور حدوث و زوال کے نشانات سے پاک ہونا ظاہر

کرتا ہے۔ اور اس کلمے کا دوسرا جز اللہ تعالیٰ کی صفات کمال اور شیوناتِ جمال کے

ثبوت کا فائدہ دیتا ہے۔ چاہے وہ صفات و شیونات فضائل میں سے ہوں یا فاضل

میں سے اور دونوں جزوں میں اصناف کو استغراق کے لئے بنانا اللہ سبحانہ و تعالیٰ

کے لئے تمام تنزیہات اور تقدیسات اور تمام صفات کمال و جمال کے ثبوت

کا فائدہ دیتا ہے تو پہلے کلمے کے دونوں جزوں کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ تمام

تنزیہات و تقدیسات اسی ذات سبحانہ کی طرف لوٹتی ہیں اور تمام صفات کمال

جمال بھی اسی ذات عزوجل کے لئے ثابت ہیں۔

اور دوسرے کلمے کا حاصل یہ ہے کہ تمام تنزیہات و تقدیسات اللہ ہی کیلئے

ہیں اور عظمت و کبریا کا اثبات بھی اسی ذات عزوجل کہلاتے ہیں۔ اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس بلند ذات سے تقاضا کا مطلوب ہونا، صرف اس کی عظمت اور کبریائی کی وجہ سے ہے لہذا دونوں کلمے میزان میں بھاری اور خدا کو پیارے ہیں نیز تسبیح توبہ کی چابی بلکہ اس کا نچوڑ اور خلاصہ ہے تو تسبیح گناہوں کو مٹانے اور خطاؤں کے معاف کرنے کا وسیلہ ہے اس بنا پر بھی یہ میزان میں بھاری ہے۔ اور حسنات کے پلے کو جھکانے والی ہے اور خدا کو پیاری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ معافی اور درگزر کو پسند کرتا ہے نیز جبکہ تسبیح اور حمد کرنے والے نے اس کی جنابِ تقدس کو اس کی شان کے خلاف چیزوں سے منترہ ظاہر کیا اور اس کی بلند ذات کیلئے صفاتِ کماں و جمال کو ثابت کیا تو کریم اور بہت عطا کرنے والی ذات جل شانہ سے اُمید ہے کہ وہ بھی تسبیح کو نپوالے کو غیر مناسب باتوں سے پاک اور منترہ کر دے۔ اور حمد کو نپوالے میں صفاتِ کماں پیدا کر دے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هل جزاء الاحسان الا الاحسان

نہیں ہے احسان کا بدلہ مگر احسان

تو لازماً یہ دونوں کلمے میزان میں بھاری ہیں کیونکہ ان کے تکرار کے سبب گناہ مٹتے ہیں اور خدائے رحمان کو پیارے ہیں کیونکہ ان کے واسطے سے اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں اے

رفیق — نرمی اختیار کرنا

حضرت نبی اکرم علیہ من الصلوٰات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کی چند احادیث جو وعظ و تذکیر اور نصیحت سے متعلق ہیں لکھی جاتی ہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ انکے مطابق عمل کی توفیق عطا کرے۔

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
 إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَالًا يُعْطِي عَلَى
 الْعُنْفِ وَمَالًا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ (رواہ مسلم)
 بیشک اللہ تعالیٰ لطف و نرمی فرمانے والا ہے نرمی کو دوست رکھتا
 ہے اور نرمی کرنے پر وہ کچھ عطا کرتا ہے
 جو سختی کرنے پر عطا نہیں کرتا اور نہ نرمی کے ما سوا کسی
 اور چیز پر عطا کرتا ہے۔

② ایک اور روایت میں آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا۔
 عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ وَرَأْيَاكَ بِالْعُنْفِ وَالْفُحْشِ إِنَّ الرَّفْقَ لَكَ
 يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا مَنَانُهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا
 شَكَافَةٌ ط (رواہ مسلم)

اے عائشہ نرمی کو ہاتھ سے نہ جانے دینا اور سختی و زبان درازی
 سے بچنا کیونکہ رفق و نرمی سے شے میں زیبائش ہے اور جب کسی
 شے سے رفق و نرمی کو نکال لیا جائے تو وہ شے داغدار ہو جاتی ہے۔

۳ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔

مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ يُحْرِمِ الْخَيْرَ

جو لطف و نرمی کی اچھی عادت سے محروم ہے وہ نیکی سے محروم ہے

۴ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔

إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ عَلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے

سب سے زیادہ اچھا ہے۔

۵ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

مَنْ أُعْطِيَ حَقَّهُ مِنَ الرَّفْقِ أُعْطِيَ حَقَّهُ مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

(شرح سنہ)

جسے لطف و نرمی سے حصہ عطا کیا گیا اسے دنیا و آخرت کی نیکی میں سے
حصہ عطا کیا گیا۔

۶ حضور علیہ السلام کا یہ بھی ارشاد ہے۔

الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبِذَاءُ مِنَ

الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ مِنَ النَّارِ لَه

حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت کی چیز ہے اور بیہودہ گوئی

برائی سے ہے اور برائی دوزخ میں جانے والی چیز ہے۔

۷ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبِدِّيَّ لَه

بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے حد سے بڑھ جانے والے بیہودہ

گو کو۔

۸) اَلَا اٰخِبْرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلٰى النَّارِ وَيَمْنُ يَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ

عَلٰى كُلِّ هَيِّئٍ لِّئِنْ قَرِيبٌ سَهْلٌ لَّهٗ

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کون آتش دوزخ پر حرام ہے اور کس پر آتش

دوزخ حرام ہے؟ ہر آسان روی اختیار کرنے والے نرم طبع لوگوں

سے نزدیک، نرم خواہمی پر۔

۹) الْمُؤْمِنُونَ هَيِّئُونَ لِنَفْسِهِمْ اَلْاٰفَاقَ لِيَسْتَنَاحَ لَهَا

وَ اِنْ اَسْتَنَاحَ عَلٰى مَخْرَجٍ اَسْتَنَاحَ لَهَا

مومن نرم طبع و فرمانبردار ہوتے ہیں جس طرح مہار پڑا ہوا اونٹ

اگر اسے کھینچا جائے تو اطاعت کیلئے گردن رکھ دیتا ہے اور اگر

کسی تھپر پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جاتا ہے۔

۱۰) مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَنْفِذَهُ دَعَا اللّٰهَ عَلٰى رُؤُوسِ

الْمَخْلُوْقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيَّرَهُ نِيْ اَيِّ الْحَوَسِ اَعْرَشَ عَلَيْهِ

جو شخص اپنا غصہ پی گیا حالانکہ وہ اسے جاری کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ

قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے اسے بلائے گا یہاں تک کہ

وہ جو خور منتخب کرنی چاہے اللہ کی طرف سے اسے اختیار ہوگا۔

۱۱) اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ اَوْهِنِيْ

قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّ مُرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ لَهَا

ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم سے وصیت کی درخواست

کی آپ نے فرمایا غصہ نہ کرنا اس نے بار بار وصیت کی درخواست کی

آپ نے ہر بار اسے یہی فرمایا غصہ نہ کیا کر۔

لہ تمذی شریف لہ تمذی شریف لہ تمذی شریف لہ بخاری شریف

۱۲) اَلَا اٰخِبْرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ ۗ كُلُّ ضَعِيفٍ مُّتَضَعِّفٍ ۚ لَوْ اَقْسَمَ عَلٰى
 اللّٰهِ لَآ بُرَّةٌ اِلَّا اٰخِبْرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلِّ عَتَلٍ جَوًّاظٍ مُّتَكَبِّرٍ ۙ
 کیا ہیں تمہیں بہشت میں جانے والے لوگ نہ بتاؤں؟ ہر ایسا شخص
 جسے لوگ کمزور و حقیر جانیں لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ پر کسی کام کی قسم کھائے تو
 اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کرے کیا میں دوزخ میں جاتیوں کی خبر
 نہ دوں؟ وہ ہر ایسا شخص ہے جو تلخ مزاج سخت گو جھگڑاوار و تکبر
 کرنے والا ہو۔

۱۳) اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ
 الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيُضْطَجِعْ ۙ

جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے ایسا
 کرنے سے اگر غصہ ختم ہو جائے تو فیہا در نہ لیٹ جائے۔

۱۴) اِنَّ الْغَضَبَ يُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ ۗ
 بے شک غصہ ایمان کو اس طرح تباہ کرتا ہے جس طرح ایلا شہد
 کو تباہ کرتا ہے۔

۱۵) مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَفَهُوْ فِي نَفْسِهِ صَغِيْرٌ وَفِي
 اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ ۚ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ وَفَهُوْ فِي اَعْيُنِ
 النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَوْ اَهُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ
 كَلْبٍ اَوْ خِنزِيْرٍ ۙ

جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اسے رفعت دیندی
 عطا کرتا ہے۔ وہ اپنی ذات کو حقیر جانتا ہے مگر لوگوں کی نظروں میں

۱۔ بخاری و مسلم ۲۔ احمد و ترمذی ۳۔ بیہقی شریف ۴۔ بیہقی شریف

بزرگ ہوتا ہے۔ اور جو متکبر بنتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نیچا کرتا ہے تو وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے لیکن خود اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے۔ ایسا شخص لوگوں کی نگاہوں میں کتے اور خنزیر سے بھی حقیر اور خوار ہوتا ہے۔

قَالَ مُوسَىٰ بْنُ عَمْرٍو عَلَىٰ نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّلَامَاتُ يَا رَبِّ مَنْ أَعْتَذَرُ بِكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدَسَ غَفَرَ لَهُ

حضرت موسیٰ بن عمران علی نبینا وعلیہ الصلوٰت والتسلیمات نے عرض کیا اے رب، تیرے نزدیک تیرے بندوں میں زیادہ باعزت کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو قدرت رکھنے کے باوجود بخش دے۔

①۶ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا۔

مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللَّهُ عَوْنَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْيَوْمِ أَلْيَمَّةٍ وَمَنْ أَعْتَذَرَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ اللَّهِ عُدَّتْ لَهُ

جو شخص اپنی زبان کی نگہداشت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب پوشیدہ رکھے گا اور جو اپنے غصے کو روکے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے عذاب روک دے گا اور جو اللہ کی بارگاہ میں عذر خواہی کرے گا اللہ اس کے عذر کو قبول فرمائے گا۔

①۸ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ

فَلْيَحْضُرْ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينًا وَلَا دَرَاهِمًا
 وَإِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ بِقَدَمِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ
 لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُجِّلَ عَلَيْهِ لَهُ
 جس شخص پر اس کے بھائی کا کوئی حق ہو یعنی ظلمًا اس سے کوئی چیز
 لی ہو چاہیے کہ اس سے آج ہی معاف کر دالے اس سے پہلے کہ اس
 کے پاس نہ دینار رہے نہ درہم۔ اگر اس کے پاس نیکیاں ہوں گی تو
 وہ اس سے باننازہ ظلم اس سے لے لی جائیں گی اور اگر اس کے پاس
 نیکیاں نہیں ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس پر ڈال دی جائیں
 گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔

الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فَيُنَامُ مِنْ لَدُنْهُمْ لَهُ وَلَا مَتَاعَ

فَقَالَ الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَمِيَا

وَنَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ

مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى

هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ

حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ

فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ لَهُ

جانتے ہو مفلِس اور تنگ دست کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہم

میں مفلِس وہ ہوتا ہے جس کے پاس درہم اور سامان نہ ہو فرمایا میری

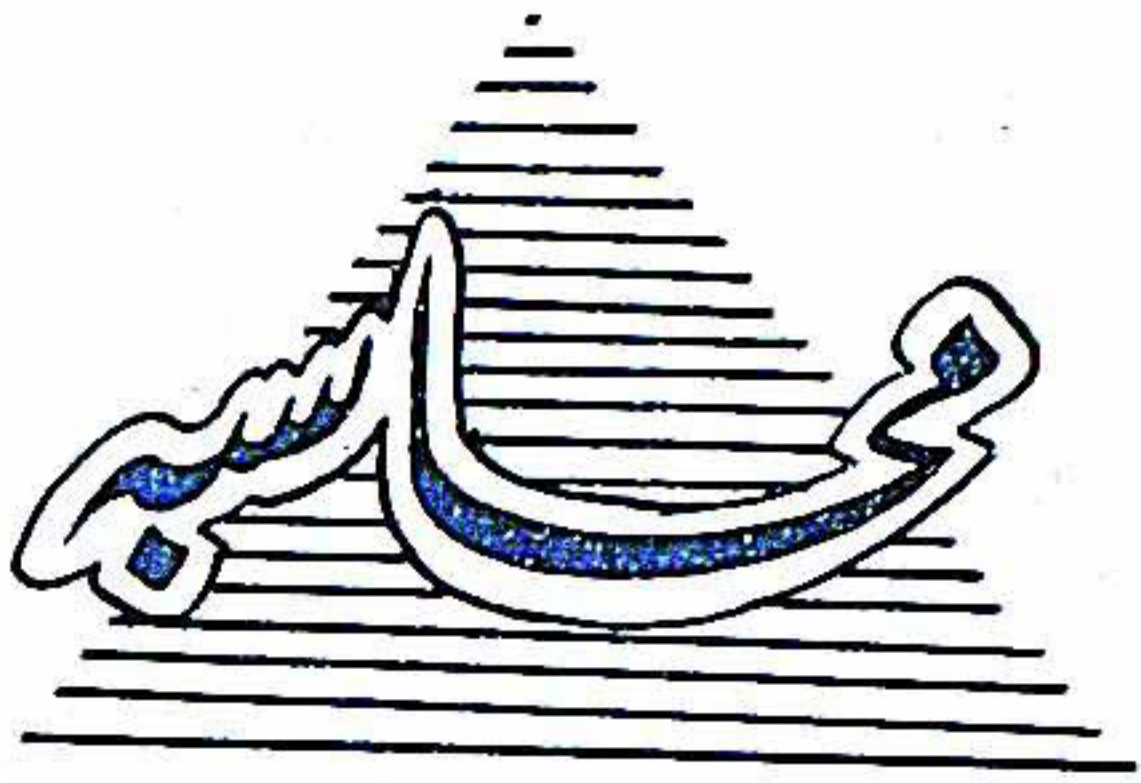
اُمت میں بڑا مفلِس اور تنگ دست وہ شخص ہے جو قیامت کے روز

نماز، روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ بارگاہِ الہی میں حاضر ہوگا لیکن اس کے
ساتھ اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا
مال کھایا ہوگا۔ کسی کو قتل کیا ہوگا کسی کو مارا پیٹا ہوگا تو ایک حقدار کو
بھی اس کی نیکیاں دی جائیں گی اور دوسرے کو بھی۔ پھر اگر اس کی
نیکیاں اس کے ذمے حقوق کی ادائیگی سے پہلے ہی ختم ہو جائیں گی
تو اہل حقوق کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے
دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ لے

حفاظتِ ایمان

- ① شریعت کے دو جز ہیں عقیدہ اور عمل، عقائد دین کے اصول ہیں اور اعمال فرع جس کے عقائد درست نہیں وہ نجات نہیں پاسکتا اور اس کے حق میں عذاب الہی سے خلاصی کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔
- ② اہلسنت وجماعت جو کہ نجات پانے والی جماعت ہے کی پیروی کے بغیر نجات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اگر بال برابر بھی ان کی مخالفت ہوئی تو خطر ہے اور یہ بات کشفِ صحیح سے بھی یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے اسلئے اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہے پس خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اہلسنت وجماعت کی توفیق ملی اور ان کی تعلیم کا شرف حاصل ہوا۔
- ③ اللہم ثبتنا علی معتقدات اہل السنة والجماعت وامتنانی
ترجمہ: تمہم واحشرنا معہم۔

اے اللہ ہمیں اہلسنت وجماعت کے عقائد پر ثابت رکھ اور انہیں کے گروہ میں ہمیں مارا اور انہیں کے ساتھ ہمارا حشر فرما لے۔



مشائخ کرام قَدَسَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْرَارَهُمْ کے ایک گروہ نے محاسبے کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ اور رات کو سونے سے کچھ پہلے اپنے اقوال، افعال اور اپنی روزمرہ کی حرکات و سکنات ملاحظہ کرتے ہیں اور تفصیل کے ساتھ ہر ایک کی حقیقت تک پہنچتے ہیں۔ اپنی تقصیرات اور برائیوں کا تدارک توبہ و استغفار اور التواء و تضرع سے کرتے ہیں اور اپنے نیک اعمال و افعال کو توفیقِ خداوندی کی طرف لوٹاتے ہوئے خداوند تعالیٰ کی حمد اور اس کے شکر میں مصروف ہوتے ہیں اور صاحبِ فتوحاتِ مکہ قَدَسَ سِرُّهُ جو محاسبہ کرنے والے گروہ میں سے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنے محاسبہ میں دوسرے مشائخ سے آگے ہوں اور میں اپنے دل میں آنیوالے خیالات اور اپنی نیتوں کا بھی محاسبہ کرتا ہوں۔

فقیر کے نزدیک سو دفعہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر سونے سے کچھ پہلے اس طرح پڑھ لینا جس طرح مخبر صادق علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہے محاسبے کا حکم رکھتا ہے اور محاسبے کا کام کرتا ہے۔ گویا کلمہ تسبیح کی تکرار سے جو توبہ کی چابی ہے اپنی کوتاہیوں اور خطاؤں سے بندہ عذر خواہی کرتا ہے اور اس بلند ذات کی جنابِ قدس کی طرف اس کی خطاؤں کے ارتکاب سے جو کچھ لوٹا تھا، اس کی تنزیہ اور تقدیس کرتا ہے۔ کیونکہ سنیات (برائیوں) کا مرتکب اگر نیکی کے حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے خدا کے پاک کی عظمت اور کبریائی

کو ملحوظِ خاطر اور اپنی نظر کے سامنے رکھتا تو ہرگز اس بلند ذات کے حکم کی خلاف ورزی میں جلدی نہ کرتا اور جب اس نے اس کے حکم کی خلاف ورزی میں جلدی کی تو معلوم ہوا کہ اس بلند ذات کی امر وہی اس مرتکب کے نزدیک کچھ شمار و اعتبار نہیں رکھتی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں اس سے بچائے لہذا کلمہ تنزیہ سے اس کو تباہی کی تلافی کرتا ہے جانتا چاہئے کہ استغفار میں گناہ کا چھپانا ہوتا ہے اور کلمہ تنزیہ میں گناہ کی بیخ کنی کا مطالبہ ہے لہذا استغفار اور کلمہ تنزیہ (سُبْحَانَ اللَّهِ) میں بہت فرق ہے۔ یہ عجب کلمہ ہے کہ اس کے الفاظ بہت ہی کم ہیں اور اس کے معانی اور منافع بہت ہی زیادہ ہیں۔

اور کلمہ تحمید (الحمد للہ) کے تکرار سے خداوند تعالیٰ جلّ سلطانہ کی توفیق کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے اور کلمہ تکبیر (اللہ اکبر) میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس بلند ذات کی جناب پاک اس سے بلند تر ہے کہ یہ عذر خواہی اور یہ شکر اس ذات جلّ شانہ کے شایانِ شان ہو کیونکہ بندے کی عذر خواہی اور اس کا استغفار خود عذر خواہی اور بہت زیادہ استغفار کا محتاج ہے اور بندے کا شکر کرنا اور حمد کرنا خود اس کی اپنی ذات کی طرف لوٹتا ہے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ پاک ہے تیرا رب عزّت والا ان باتوں سے جو وہ کرتے ہیں اور تمام مرسلین پر سلامتی کا نزول ہوتا رہے اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے ہیں۔ محاسبہ کرنا والے حضرات استغفار و شکر پر کفایت کرتے ہیں اور ان کلمات قدسیہ سے استغفار کا کام بھی حاصل ہو جاتا ہے اور شکر کی بجا آوری بھی ہو جاتی ہے اور استغفار و شکر کے ناقص ہونے کے اظہار کا اشارہ بھی میسر آ جاتا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
وتب علينا انك انت التواب الرحيم و
صلى الله تعالى على سيدنا محمد وعلى
آله وصحبه الطاهرين وسلم وبارك
عليهم وجمعهم اجمعين -

راقم الحروف

محمد كريم سلطانى

کلمات مبارک

الذی بجز العباد والذین فقیہ عمر حضرت فقیہ مفتی محمد امین صاحب زلیخا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده أما بعد

شیخ الجمن والانس سیدنا الامام الربانی مجدد الف الثانی الشیخ السمرندی الفاروقی
النقشبندی قدس سرہ السامی اللہ تعالیٰ کی ثنائیوں میں سے ایک خاص ثنائی تھے۔

مجددین کی فہرست میں آپ کا بطور مجدد ذکر ایسی شہرت حاصل کر گیا ہے کہ جب

صرف مجدد کا لفظ بولا جائے مثلاً یوں کہا جائے کہ سرکار مجدد صاحب نے فرمایا تو ذہن
فوراً اسی ذات گرامی قدس سرہ کی طرف جاتا ہے وذا لک فضل اللہ یوتیما من

یشاء آپ کے تذکرے صدیوں سے زبانوں پر جاری ہیں آنجناب قدس سرہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے متعلق کتابوں پر کتابیں لکھی گئیں اور لکھی جا رہی ہیں ان میں سے شیخ الحدیث

برکت مصطفیٰ فی دیار الہند الشاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے جو سیدنا امام ربانی مجدد

الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے وہ ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے۔

آپ کتاب اخبار الاخبار کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کتاب اخبار الاخبار مکمل ہوئی لیکن حقیقتاً یہ کتاب اس وقت

پایہ تکمیل کو پہنچے گی جبکہ زبدۃ المقربین قطب الاقطاب فضیلت مآب مظہر تجلیات الہی مصدر

برکات نامتناہی امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سمرندی کے کچھ حالات

تحریر کئے جائیں۔

آپ کا سلسلہ نسب اٹھائیس واسطوں کے ذریعہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے جانتا ہے پیدائش ۱۹۱۷ء وصال ۱۹۳۲ء آپ نے بہت قلیل عرصہ میں علوم عقلی و نقلی سے فراغت حاصل کی اور اپنے والد بزرگوار سے سلسلہ چشتیہ قادریہ برسرریہ اور کبریہ کی اجازت حاصل کی پھر دہلی میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی صرف دو ماہ اور چند دنوں کی خدمات کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کی مکمل تعلیم اجازت لی چنانچہ خواجہ صاحب نے اپنے ایک دوست کو لکھا ہے کہ سرسبز شریف میں ایک بہت بڑے عالم و عامل ہیں جن کا نام شیخ احمد ہے انہوں نے چند زمیرے پاس نشست و برخاست کی جس میں میں نے ان کے عجیب عجیب حالات دیکھے ہیں۔ اور ان کے اوقات و اعمال صالحہ کے پیش نظر یقین ہے کہ وہ عنقریب ایک ایسا روشن آفتاب ہو کر چمکیں گے جس سے ساری دنیا جگمگا جائے گی۔ منیر خواجہ صاحب تحریر فرمایا شیخ احمد ایسے آفتاب ہیں جن کے سایہ میں ہم جیسے ہزاروں تارے چھپے ہوتے ہیں..... الحاصل جو کوئی حضرت شیخ کے تفصیلی حالات کشف الحاجات اور مبشرات وغیرہ دیکھنا چاہتے۔ وہ "حفرة القدس" برکات احمدیہ (زبدۃ المقامات) معارف جدیدہ اور حقائق نادیرہ کا مطالعہ کرے جو آپ کے نورانی قلم کا شاہکار ہیں۔

آپ مجدد سو سال کے بعد کے مجدد نہیں بلکہ حضرت علی کے ہزار سال کے بعد والے مجدد ہیں۔ اور یہ فرق کوئی معمولی فرق نہیں بلکہ بہت بڑا فرق ہے کاش تم لوگ اس سے واقفیت حاصل کر لو۔

مجھ فقیر عبدالحق (محدث دہلوی) کو حضرت شیخ احمد سرسبزی نے جو صفائی باطن عنایت فرمائی ہے وہ بے حد بے حساب ہے حضرت شیخ نے ہمارے درمیان کوئی پردہ

بشریت و حجاب باقی نہیں رکھا آپ نے طرقت انصاف اور عقلی تمیز جو بزرگوں کا خاصہ ہے اس دُنیا میں میرے باطن میں بطریق ذوق، وجدان و غلبہ پوری طرح جاگزیں کر دیا جس کے اظہار سے زبان عاجز ہے۔ تمام تعریفیں اور پاکیزگی صرف خدا تعالیٰ ہی کیلئے ہے جو دلوں کو بدلتا اور حالات درست کرتا ہے۔ بعض لوگ شاید اس کو دُور کی بات سمجھیں لیکن میں نہیں جانتا کہ اب میری کیا حالت ہے اور کیا طریقہ ہے۔ اخبار الاحیاء ص ۶۲۹، ص ۶۳۳

زیر نظر کتاب تعلیمات امام ربانی جو کہ فقیر کے لخت جگر اور فقیر کی آنکھوں کی ٹھنڈک عزیز مولانا محمد کریم سلطانی سلمہ بہ الکریم نے تالیف کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سالک کیلئے مینار نور ثابت ہوگی اور کم ہمت غفلت شعار لوگوں کے لئے باعث سعادت ہوگی اللہ کریم مسلمان بھائیوں کو اس کتاب سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی اور ہم سب کو خواب غفلت سے بیدار ہو کر آخرت کی پونجی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر

محتاج دعاء فقیر البشیر محمد امین غفرلہ
مہتمم دارالعلوم امینیہ رضویہ محمڈیوہ فیصل آباد





اسلامی تعلیم و تبلیغ کا معیاری آثارہ



جامعہ ریاض العلوم

پیپلز کالونی منبرا، ڈی بلاک فیصل آباد

حکامہ

کلیتہ

مہترک پاس

ہونا ضروری ہے

خصوصیات

- * پاکیزہ ماحول * محنتی اساتذہ
- * علوم اسلامیہ کے ساتھ
- * ایف اے، بی اے اور ایم اے
- کے امتحانات دلواتے جاتے ہیں

حفظ قرآن کا بہترین انتظام

محمد کریم سلطانی رابطہ کلیتہ
خادم جامعہ ریاض العلوم
پیپلز کالونی را فیصل آباد۔ پاکستان

اسلامی تعلیم و تبلیغ کا معیاری آزارہ



جامعہ ریاض العلوم

پیپلز کالونی منبرا، ڈی بلاک فیصل آباد

حکامہ

کلیتہ

مہترک پاس

ہونا ضروری ہے

خصوصیات

- * پاکیزہ ماحول * محنتی اساتذہ
- * علوم اسلامیہ کے ساتھ
- * ایف اے، بی اے اور ایم اے
- کے امتحانات دلوائے جاتے ہیں

حفظ قرآن کا بہترین انتظام

محمد کریم سلطانی رابطہ کلیتہ
خادم جامعہ ریاض العلوم
پیپلز کالونی ریاض فیصل آباد - پاکستان